تبصرے

رسائل

"الندوہ" لکھنؤ مرتب :- سید ابوالحسن علی حسنی ندوی اور عبدالسلام قدوائی حسنی ندوی۔ صفحات ماہانہ ۳۲ تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ قیمت سالانہ عہ۔ کاغذ کتابت، اور طباعت بہتر ملنے کا پتہ "الندوہ" بادشاہ باغ۔ لکھنؤ۔

یہ مؤقر جریدہ، "دارالعلوم ندوۃ العلماء" لکھنؤ کا ترجمان ہے جو مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کی زیر نگرانی ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اب سے کچھ عرصہ پیشتر بعض ناخوشگوار حالات کی بناء پر بند ہو گیا تھا، مگر اب دارالعلوم کی "انجمن طلبائے قدیم" کے علمی و تعمیری ذوق و شوق نے اسے پھر حیات نو سے ہمکنار کردیا ہے۔ اور اگرچہ یہ نقش ثانی ابھی تک نقش اول کے درجہ پر نہیں پہنچ سکا تاہم ہمیں امید ہے کہ اگر ارباب ندوہ کی توجہات اس کے شامل حال رہیں تو یہ اپنے سابقہ معیار کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے گا، اس کا مقصد جیسا کہ "ورق عنوان" سے ظاہر ہے "مسلمانوں کی تعلیمی اور تعمیری خدمت ہے" اور یہ اتنا عظیم و اہم مقصد ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی علمی بدذوقی اور ذہنی پستیوں کے اس تاریک دور میں اس قسم کی جتنی کوششیں بھی ہمارے سامنے آئیں ہیں ان سب کا صدق دل سے خیر مقدم کرنا چاہئے

اس وقت "الندوہ" کا مئی نمبر ہمارے پیش نظر ہے جس میں آٹھ مختلف عنوانات کے ماتحت ملک کے سنجیدہ اہل قلم حضرات کے مضامین شائع ہوئے ہیں۔

"سیرت کا مختصر پیام" کے عنوان سے مولانا سید سلیمان ندوی کا ایک ریڈیائی مضمون بھی شامل ہے "اسلام کے قلعے" مولانا ابوالحسن علی ندوی کا ایک مختصر اور اہم مقالہ ہے، اس مضمون میں عربی مدارس کی ضرورت حیات کا اظہار کیا گیا ہے،

"بچہ اور تعلیم" کے عنوان سے ایک مسلسل مضمون شائع ہو رہا ہے جس میں بچے سے متعلق مختلف اقوام کے تعلیمی نظام پر تاریخی روشنی ڈالی گئی ہے۔ شذرات میں عربی مدارس کو اجتماعی تنظیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، ہمیں امید ہے کہ علم دوست حضرات اس رسالہ کی توسیع اشاعت میں کافی حصہ لیں گے۔ "م"

"پیامِ حق" لاہور مرتب:- غلام سرور فگار۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ صفحات ۴۴ - قیمت سالانہ دو روپے بارہ آنے کاغذ کتابت اور طباعت عمدہ۔ مقام اشاعت ظفر منزل تاج پورہ لاہور۔

ڈاکٹر اقبال مرحوم اپنی شاعرانہ عظمت اور مفکرانہ جلالت و برتری کے ساتھ اگر کسی زندہ قوم اور بیدار ملک میں پیدا ہوئے ہوتے تو آج ان کی یاد میں کتنے رسائل کتنے اخبارات کس قدر انجمنیں۔ کتنے کلب اور نہ جانے کیا کیا چیزیں قایم ہو چکی ہوتیں۔ مگر خدا کی شان کہ اس نے اس شاعر اعظم کو پیدا کیا تو کہاں ؟ ۔ غلام سرزمین پر جسے ہندوستان کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ یہاں مرحوم کی کوئی یادگار قائم نہیں کی گئی قائم بہت سی ہوئیں، لیکن چند مکروہ اور ذاتی اغراض کی گھناؤنی بنیادوں اور نفس پرستیوں کے بھیانک خطوط پر ۔ جس نے اپنا کاروبار چلانا چاہا اقبال کا نام اپنے تجارتی پراپیگنڈا کے لئے استعمال کیا۔ یہیں آپ کے آس پاس بہت سی چیزیں ایسی ملیں گی جن پر "یادگار اقبال" کا لیبل لگا ہوا ہوگا۔ لیکن اگر آپ ان کی گہرائیوں کو ٹٹولیں گے اور حقیقت کو پہچان لیں گے تو آپ کو ان میں اقبال کی محبت کا ایک بھی پہلو بے لوث نہ ملے گا۔ زیر نظر "پیام حق" بھی اب سے کچھ پہلے ڈاکٹر اقبال مرحوم ہی کی یاد میں جاری کیا گیا تھا۔ اور مقام شکر ہے کہ حالات مذکورہ بالا کی موجودگی میں یہ ماہنامہ محض نام کا "اقبال مارکہ" نہیں بلکہ بڑی حد تک سنجیدگی اور علمی متانت کیساتھ اپنے مقصد کی ترجمانی کر رہا ہے۔ اسکے فاضل مرتب فگار صاحب اقبال سے والہانہ شغف رکھتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی یہ شغف اس طرح بہک بھی جاتا ہے کہ وہ اپنے نظریات و عقائد کی عینک سے اقبال کا مطالعہ